دار الافتاء
۱۵۵۹/۵۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماکرام مفتیان عظام ان مسائل کے

مسئلہ (۱)

مسئلہ یہ ہے کہ محمد عمر کی اپنی گاڑی تھی وہ اپنی گاڑی چلا رہے تھا گاڑی الٹ گئی محمد عمر کے ساتھ اس گاڑی میں پانچ آدمی اور بھی سوار تھے جن میں سے دو آدمی اللہ تعالی کو اسی وقت پیارے (جان بحق) ہو گئے۔ اب بعض لوگ کہتے ہیں کہ محمد عمر پر دو دیت اور ایک کفارہ لازم ہوگا۔ لیکن بعض لوگ کہتے ہیں کہ قتل خطا کے کفاروں میں تداخل نہیں ہے بلکہ دو علیحدہ علیحدہ کفارے رکھنے پڑینگے لہذا مہربانی فرماکر قرآن وسنت کی روشنی میں تشفی بخش جواب عنایت فرمائیں

مسئلہ:۔ (۲)

مسئلہ یہ ہے کہ ہمارا ایک مدرسہ ہے جس کے اخراجات مخیر حضرات کی تعاون سے پورے کئے جاتے ہیں اب بعض اوقات ایسے لوگ بھی مدرسہ میں پیسہ دینے کیلئے آتے ہیں کہ جن کا کاروبار صحیح نہیں ہے (سودی لین دین) ہے تو ایسے لوگوں سے پیسہ لینا اور ضروریات مدرسہ میں لگانا کیسے ہیں۔ کیا مطلقاً لینا اور لگانا منع ہے یا بعض ضروریات میں ایسے پیسوں کا لگانا جائز ہے جیسے (بیت الخلاء وضوخانہ) وغیرہ وغیرہ یا بعض اوقات ایسے لوگ مدرسہ میں پیسہ دینے کیلئے آتے ہیں کہ جن کا کاروبار ہمیں معلوم نہیں کہ صحیح ہے یا غلط ہے تو ایسی صورت میں ہم کیا کریں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔صورتِ مسئولہ میں محمد عمر اگر ٹریفک کے مروجہ قانون کے مطابق پوری احتیاط سے گاڑی چلارہا تھا، اور رفتار بھی معتدل تھی اور ڈرائیونگ سے پہلے محمد عمر نے اچھی طرح تسلی بھی کر لی تھی کہ گاڑی میں کوئی خرابی نہیں ہے، لیکن اس کے باوجود محمد عمر کی غلطی کے بغیر گاڑی کسی وجہ سے الٹ گئی مثلاً ٹائر پھٹنے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے، جس کے نتیجے میں گاڑی میں موجود دو افراد کا انتقال بھی ہو گیا، تو اس کو حادثاتی موت کہا جائے گا اور اس کی وجہ سے محمد عمر پر کچھ بھی لازم نہ ہو گا، نہ دیت نہ کفارہ۔

لیکن اگر محمد عمر ٹریفک کے مروّجہ قانون کے خلاف یا بے احتیاطی سے گاڑی چلا رہا تھا، اور رفتار بھی زیادہ تھی یا ان کے علاوہ محمد عمر نے ٹریفک کے کسی دوسرے قانون کی خلاف ورزی کی ہو یا ڈرائیونگ سے پہلے محمد عمر نے اچھی طرح تسلی نہیں کی تھی کہ گاڑی میں کوئی خرابی نہیں ہے یا محمد عمر کی اپنی غلطی کی وجہ سے گاڑی الٹ گئی ہو تو ان تمام صورتوں میں محمد عمر ضامن ہو گا اور اس پر دونوں افراد کی الگ الگ دیت اور دو کفارے لازم ہوں گے، کیونکہ متعدد قتلِ خطا کے کفاروں میں تداخل نہیں ہو سکتا، بلکہ دو الگ الگ کفارے لازم ہوں گے اور ہر کفارے کے بدلے میں دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنے ہوں گے۔

بحوث في قضايا فقهية معاصرة – (1 / 312)

فالأصل أن سائق السيارة ضامن لكل ضرر ينشأ من عجلاتها، أو من مقدمها، أو من خلفها، أو من أحد جانبيها؛ لأن السيارة آلة محضة في يد السائق، فتنسب مباشرة الإضرار إليه.

فإن كان سائق السيارة متعديا في سيره بمخالفة قواعد المرور، مثل أن يسوق السيارة بسرعة غير معتادة في مثل ذلك المكان، أو لم يلتزم بخطه في الشارع، وما إلى ذلك من قواعد المرور الأخرى، فلا خفاء في كونه ضامنا؛ لأن الضرر إنما نشأ بتعديه، والمتعدي ضامن في كل حال.

المبسوط للسرخسي – (3 / 74)

ثم الكفارات لا تتداخل كما في سائر الكفارات فإن معنى العبادة فيها راجح حتى يفتي بها وتتأدى بما هو عبادة والتداخل في العقوبات المحض.

(جاری ہے۔۔۔)

کپڑے کی جرابوں پر مسح کرتا ہے اس کے پیچھے نماز ادا نہ کی جائے۔

(ب)۔۔۔اور اگر کسی غیر مقلد امام کے بارے میں یہ یقین ہو کہ وہ حنفیوں کے مذہب کے مطابق، پاکی ناکی کے مسائل کا خیال رکھتا ہے اس کے پیچھے نماز بلا کراہت ادا ہو جاتی ہے۔

(ج)۔۔۔اور جس کے بارے میں یقین سے یہ بات معلوم نہ ہو کہ وہ حنفیوں کے مذہب کے مطابق، پاکی ناکی کے مسائل کا خیال رکھتا ہے یا نہیں، بلکہ شک ہو تو اس کے پیچھے نماز ادا کرنے سے بچنا چاہئے لیکن مجبوری کی صورت میں (جہاں قریب میں دوسری جماعت میسّر نہ ہو) اس تیسری صورت میں مذکور امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا بھی درست ہے۔(ماخذہ التبویب: ۱۱۲۶/۳۱،۷۱/۴۷/۲۰)

الدر المختار – (1 / 562)

وفي النهر عن المحيط صلى خلف فاسق أو مبتدع نال فضل الجماعة

البحر الرائق – (1 / 370)

فالحاصل أنه يكره لهؤلاء التقدم ويكره الاقتداء بهم كراهة تنزيهه ((تنزيه))

فإن أمكن الصلاة خلف غيرهم فهو أفضل وإلا فالاقتداء أولى من الانفراد

البحر الرائق – (1 / 370)

وكره إمامة العبدوالاعرابي والفاسق والمبتدع ...وأطلق المصنف في المبتدع فشمل كل مبتدع هو من أهل قبلتناوقيده في المحيط والخلاصة والمجتبى وغيرهابأن لا تكون بدعته تكفره فإن كانت تكفره فالصلاة خلفه لا تجوز... قال الرملي ذكرالحلبي في شرح منية المصلي ان كراهة تقديم الفاسق والمبتدع كراهة التحريم -

الدر المختار – (1 / 559)

ويكره تنزيهاإمامة عبد........ ومبتدع لا يكفروإن كفربهافلا يصح الاقتداء به أصلا................ والله تعالى اعلم بالصواب

سہیل انور

سہیل انور عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۷۔ ذوالقعدہ۔ ۱۴۳۴ھ

۱۴۔ ستمبر۔ ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

۷/۱۱/۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح

۷/۱۱

الجواب صحیح

۷/۱۱/۱۴۳۴ھ

دار الافتاء فتویٰ نمبر ۵۲/۱۵۵۹